SHABANA PERVEEN
Asst. Professor, Dept. of URDU
Vaishali Mahila College, Hajipur (B.B.A, Bihar University, Muzaffarpur)

B.A (H) Part III PAPER -VI

TOPIC: NOVEL KE FUN MEIN PLOT AUR KIRDAR NIGARI KA IRTEQA

سوال: ناول کے فن میں پلاٹ اور کردار نگاری کے ارتقا پر روشنی ڈالئے۔

جواب: ناول ادب کی ایک اہم صنف ہے۔اس صنف میں زندگی کی عکاسی کرنے والی کہانی تفصیلی شکل میں پیش کی جاتی ہے اس لئے آج کے عہد میں سب سے زیادہ پسند کی جانے والی نثری صنف ناول ہی ہے۔ اِس اکائی میں ناول پر گفتگو کا مقصد طلبہ کو صنفِ ناول سے متعارف کرانا اور اُس کے فن سے واقف کراتے ہوئے اردو میں ناول نگاری کی مختصر تاریخ سے روشناس کرانا ہے۔

زندگی کی عکاسی کرنے والے مسلسل قصےّ یا کہانی کو ناول کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ناول کی کہانی کسی فرضی انسان کی زندگی سے متعلق فرضی واقعات کا تفصیلی بیان ہوتی ہے لیکن ان واقعات میں حیات وکائنات کی سچائیوں اور حقیقتوں کا پایا جانا لازمی ہے۔اسی حقیقت نگاری کی بنیاد پر قصوّں کو داستانوں کی بجائے ناولوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

ناول کا لفظ اطالوی زبان سے ماخوذ ہے جو سب سے پہلے چودھویں صدی عیسوی میں سامنے آیا۔اس کی اصل NOVELLA STARIA ہے۔ یہ اصطلاح نئی کہانی کے معنی میں استعمال ہوتی تھی لیکن بعد میں ناول لفظ اُس کہانی کے لئے مخصوص ہوگیا جو نثر میں لکھی گئی اور جس میں رومانوی اثرات ملے۔ ناول کے تعلق سے تمام ناقدوں اور فنکاروں نے اپنی اپنی رائے پیش کی ہے۔ مثلاً رابنس کروسو کے خالق ڈینیل ڈیفو اِس صنف سے حقیقت نگاری اور درسِ اخلاق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ فیلڈنگ ناول کو لطف اندوزی اور وقت گزاری کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ اسٹیونسن زندگی کے کسی خاص پہلو یا نقطۂ نظر کی وضاحت کو ناول کا مقصد قرار دیتے ہیں۔ انگلستان کی مصنفہ کلارا ریوز نے ناول کی جو تعریف کی ہے وہ جامع ہے۔ کہتی ہیں۔ ''ناول اُس زمانے کی زندگی اور معاشرت کی سچی تصویر ہے جس زمانے میں وہ لکھا جائے۔'' ایچ پی ویلز کی رائے میں اچھا ناول حقیقی زندگی کی پیش کش ہے، اردو میں بھی تقریباً تمام اہم نقادوں نے ناول کی تعریف پیش کی ہے مگر اِس سلسلے میں پروفیسر قمر رئیس کی یہ تعریف جامع ومانع ہے کہ

> ''ناول کا فن ایک مخصوص نقطۂ نگاہ سے زندگی کی تصویر کا فن ہے حقیقت کو تخلیق کا
> روپ دے کر یا تخلیق کو حقیقت کا جامہ پہنا کر اس طرح پیش کرنا کہ قصہّ کی
> حیثیت سے اس کے تمام اجزا میں تال میل اور ہم آہنگی قائم رہے، ناول ہے''

اجزائے ترکیبی:

ناول قصہّ کہنے کا فن ہے۔فن کی حیثیت سے اس کی کچھ خصوصیات ہیں، کچھ جمالیاتی قدریں اور کچھ فنی تقاضے ہیں۔ چونکہ ناول

انسان کی زندگی کا ترجمان ہے۔اس لئے انسان کی زندگی کی طرح ہی اس میں بھی ابتدا، ارتقا اور انتہا کے پہلو پائے جاتے ہیں۔ناول کے فنی تقاضے اور جمالیاتی قدروں کے سلسلے میں ناقدین کے یہاں اختلاف رائے ہے۔مگر ان کی مختلف رایوں اور نظریوں کو سامنے رکھ کر ناول کی فنی قدروں کا تعین کیا جائے تو یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ ناول واقعات کے ایسے سلسلے کو کہا جاتا ہے جو ہمارے لئے زندگی کے تضادات اور رنگارنگی کو سمجھنے کا ایک معیار فراہم کردے۔ ظاہر ہے کہ واقعات کے سلسلے کو مربوط کرنے کے لئے واقعات کو پلاٹ کی شکل میں ڈھالنا ہوتا ہے۔اِس اجمال کی تفصیل میں جایئے تو آپ کے سامنے پلاٹ، قصہ، کردار، مکالمہ، منظر، نقطۂ نظر، تکنیک اور اسلوب بیان وغیرہ کے مسائل واضح ہوکر سامنے آئیں گے۔ایک اچھے ناول کے لیے یہی چیزیں بنیادی عناصر ہوتی ہیں اور انہیں اجزا کو سامنے رکھ کر کسی قصّے کو ''ناول کا نام دیا جاتا ہے۔

ناول کی کہانی کے تانے بانے انسانوں سے وابستہ حقائق اور مسائل کے گرد بُنے جاتے ہیں، کہانی کسی واقعہ یا منظر یا صورت حال کے بیان سے اس طرح شروع کی جاتی ہے کہ پڑھنے والے کی توجہ اپنی طرف کھینچ لے۔شروعات کے بعد ناول نگار قصہ کو مزید واقعات کی مدد سے پھیلاتا جاتا ہے۔کبھی شروعات سے پہلے کی کڑیوں کو سامنے لاتا ہے۔اور کبھی شروعات کے بعد کی کڑیوں کو پیش کرتا ہے ۔وہ اپنے مقصد اور نقطۂ نظر کی کامیابی میں مدد دینے والے انداز میں مختصراً پیش کرکے آگے بڑھ جاتا ہے، اس طرح کی کہانی ابتداء، ارتقا اور عروج کی منزلوں سے گزرتی ہوئی اختتام کو پہنچ جاتی ہے۔

کہانی پیش کرنے کے لئے عموماً تین طریقے اپنائے جاتے ہیں۔ایک طریقہ یہ ہے کہ ناول نگار خود اپنی زبانی قصہ گو کی حیثیت سے کہانی بیان کرتا ہے۔مثلاً پریم چند کے ناول ''گوشۂ عافیت'' کی شروعات اسی طرح ہوتی ہے:

> ''شام ہوگئی ہے دن بھر کے تھکے ماندے بیل کھیتوں سے آگئے ہیں، گھروں سے دھویں کے کالے بادل اٹھنے لگے ہیں۔لکھن پور میں آج حاکم پرگنہ کی پڑتال تھی، گاؤں کے معززین دن بھر ان کے گھوڑے کے پیچھے دوڑتے رہے تھے، جاڑا اگرچہ ختم ہوچکا ہے لیکن لوگ اس وقت عادتاً الاؤ کے گرد بیٹھے ہوئے ناریل پی رہے ہیں اور حکام کے طور طریق پر اپنے خیالات ظاہر کررہے ہیں لکھن پور بنارس شہر سے بارہ میل شمال کی جانب ایک بڑا موضع ہے، زیادہ تر کرمی اور ٹھاکر آباد ہیں۔دو چار گھر نائیوں اور کہاروں کے بھی ہیں''۔

اکثر ناولوں میں یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے، کہانی کی پیش کش کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ناول نگار کہانی میں حصہ لینے والے کسی فرد کی زبانی اس کی خودنوشت کے طور پر واقعات بیان کرتا جاتا ہے۔کہانی کا ہیرو یا ہیروئن (صیغۂ متکلم) میں اپنی روداد پیش کرتے ہیں۔یہ طریقہ دلچسپ اور ڈرامائی ہوتا ہے لیکن آسان نہیں ہے۔

کہانی کی پیش کش کا تیسرا طریقہ شروع سے آخر تک کہانی کو خطوط کی صورت میں پیش کرنے کا ہے، یہ نہایت مشکل طریقہ ہے، کوئی ماہر ناول نگار ہی اس میں کامیابی حاصل کرسکتا ہے، اس طریقہ کو زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہوئی۔

پلاٹ:

پلاٹ ناول نگاری کا اہم جز ہے، کہانی میں پیش کیے جانے والے واقعات کی ترتیب کو ''پلاٹ'' کہا جاتا ہے۔ ناول کے واقعات فرضی ہونے کے باوجود انھیں قابل فہم انداز میں چستی اور فنکاری کے ساتھ پیش کرنا ہوتا ہے، پلاٹ کو ریڑھ کی ہڈی کی سی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ واقعات کی ترتیب ایسی فنکاری اور چابکدستی سے کرنی ہوتی ہے کہ عمل اور ردعمل کی تمام کڑیاں فطری اور منطقی طور پر زندگی کی عام روش کے مطابق محسوس کی جاسکیں کسی قسم کی بیزاری یا مصنوعی پن کا احساس پیدا نہ ہونے پائے اس طرح کے پلاٹ کو ''منظّم پلاٹ'' کہا جاتا ہے ۔منظّم پلاٹ نہایت مربوط اور جاندار ہوتا ہے، تقریباً تمام اچھے ناولوں میں پلاٹ کی یہ سبھی خوبیاں پائی جاتی ہیں واقعات کی ترتیب میں ان باتوں کا خیال نہ رکھا جائے تو کہانی میں تسلسل اور دلچسپی پیدا نہیں ہوسکتی۔

ناول میں اگر واقعات بے ربطی کے ساتھ پیش کیے گئے ہوں تو ایسے پلاٹ کو ''غیر منظّم'' کہا جاتا ہے۔ غیر منظّم پلاٹ کمزور اور بے جان ہوتے ہیں۔

ناول کے تمام واقعات اگر ایک ہی قصہ سے وابستہ ہوں تو اسے ''سادہ پلاٹ'' کہا جاتا ہے، اس کے برعکس اگر ایک سے زیادہ قصے ہوں تو اسے ''مرکب پلاٹ'' کہا جاتا ہے، مثلاً مرزا رسوا کے ناول ''امراؤ جان ادا'' میں تمام واقعات امراؤ جان کی زندگی سے وابستہ ہیں۔ اس لئے یہ سادہ پلاٹ والا ناول ہے، اس کے مقابلے میں پریم چند کے ناول ''گئودان'' کے واقعات دو کہانیوں سے وابستہ ہیں۔ ایک دیہات کے کسان کی زندگی سے اور دوسرے شہر کی زندگی سے، اس لئے یہ مرکب پلاٹ پر مبنی ناول ہے۔

کردار نگاری:

کردار نگاری ناول نگاری کا ایک اور اہم جز ہے، ناولوں میں عمر، مذاق، مزاج اور عقل کے اعتبار سے کئی قسم کے اشخاص ملتے ہیں ۔جوان، بچے بوڑھے، ہمدرد، شریف، دانشور، مہذب، ظالم، عیار، گنوار، بے وقوف وغیرہ۔ انسانی فطرت کے مختلف اختلافات بظاہر فرد کے مزاج اور اس کی فطرت پر مبنی دکھائی دیتے ہیں لیکن ان کا انحصار کئی داخلی عوامل کے علاوہ خارجی عوامل پر بھی ہوتا ہے۔ فرد کا گھریلو ماحول، اس کا خاندانی پس منظر، اس کی تعلیم وتربیت، دوست، آشنا، معاشی اور اقتصادی حالات تمام باتیں اس کی شخصیت کو بنانے میں حصہ لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ وقت کے ساتھ ساتھ انسان کے جذبات اور خیالات بدلتے رہتے ہیں کبھی وہ اچھے سے بہت اچھا یا بُرے سے اچھا بن جاتا ہے تو کبھی بُرے سے بہت برا یا اچھے سے برا بھی بن جاتا ہے۔

ناول نگار کو کہانی میں کرداروں سے متعلق ان کی فطرت کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہوتا ہے اس سے صرف ...

کرداروں کے ظاہری حلیے اور سراپے کی تصویر کشی کرنی ہوتی ہے بلکہ ظاہر سے گزر کر ان کے باطن میں جھانکنا اور باطنی نزاکتوں اور تہہ داریوں سے قاری کو متعارف کرانا ہوتا ہے تا کہ اسے ان باتوں کا درک حاصل ہو کہ انسانی فطرت کیا ہے؟ کس لئے ہے اور یہ کس طرح بنتی یا بگڑتی ہے؟ ناول نگار کے اسی عمل کو ''کردار نگاری'' کہا جاتا ہے، اس میں جتنی زیادہ فنی مہارت پائی جاتی ہے اتنی ہی فنی چابکدستی کے ساتھ وہ اس کو نبھاتا ہے۔ کرداروں کے سراپے، ان کے چال چلن اور اعمال وافعال کے ذریعہ ہر مناسب موقع پر ان کی فطرت ذہانت، ان کی تہذیب و مذاق، طبقے و مرتبہ وغیرہ کی وضاحت کرتا ہے۔ اس معاملے میں اگر وہ ذرا سی بے پروائی سے کام لیتا ہے یا انسانی فطرت و صداقت کو نظر انداز کرتا ہے تو کرداروں کے اعمال وافعال اور اس کی فطرت وقابلیت کے درمیان خلیج پیدا ہو جاتی ہے جو کمزور کردار نگاری کا ثبوت ہوتی ہے۔ کردار نگاری میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ناول نگار میں باریک بینی گہرے مطالعہ اور وسیع مشاہدے کی ضرورت ہو تی ہے۔

ناول نگار کبھی معاشرے کے چلتے پھرتے کرداروں کو جوں کا توں کہانی کا حصہ بنالیتا ہے۔ اور کبھی انھیں مختلف روپ دے کر اپنا لیتا ہے، چنانچہ وہ کبھی نمائندہ کردار بن جاتے ہیں، کبھی علامتی اور کبھی اشاراتی۔

نمائندہ کردار کسی طبقہ کی مخصوص صفات کے علمبردار ہوتے ہیں، یہ صفات ان کے کل طبقے کی ترجمانی اور نمائندگی کرتی ہیں وکیل ، ڈاکٹر، سرمایہ دار، مزدور، کسان، طوائف وغیرہ اس زمرے میں شامل کردار ہیں۔

علامتی کردار اُن کرداروں کو کہا جاتا ہے جن میں نئے ابھرتے ہوئے سیاسی یا معاشرتی رجحانات کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

اشاراتی کردار کسی واقعہ کے پس منظر کو بے نقاب کرتے ہیں یا کسی مخصوص بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اشاراتی کردار زیادہ تر اصلاحی ناولوں میں ملتے ہیں۔

ای ایم فارسٹر نے کرداروں کی دو قسمیں بتائی ہیں ایک فلیٹ (flat) جنھیں اردو میں ''سپاٹ'' یا ''نامکمل کردار'' کہا جاتا ہے اور دوسرے راؤنڈ (Round) جنھیں ''مکمل کردار'' کہا جاتا ہے۔ سپاٹ کردار ایسے کرداروں کو کہا جاتا ہے جو شروع سے آخر تک ایک ہی ڈگر پر چلتے ہیں، زندگی کے کسی موڑ پر ان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہوتی، اس کے برعکس مکمل کرداروں کی فطرت پہلودار ہوتی ہے ۔ زندگی کے نئے تجربات کے تحت ان کے رویے میں تبدیلیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔

کردار چاہے کسی قسم کا ہو اگر وہ ناول نگار فطری اور حقیقی باریکیوں کو پیش نظر رکھ کر ان کی تعمیر کرتا ہے تو شاہکار بن جاتی ہیں اور ادبی تاریخ میں انھیں ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے۔

مکالمہ نگاری :

یہ ناول کے فن کا ایک اور اہم جز ہے، مکالمہ نگاری دراصل کردار نگاری ہی کا ایک پہلو ہے، کرداروں کے درمیان ہونے والی گفتگو کا تکنیکی نام ''مکالمہ'' ہے۔ مکالمے کرداروں کی فطرت اور ذہانت کے آئینہ دار ہوتے ہیں، ناول نگار کو ہر کردار کی زبان سے وہی بات ادا کرانی ہوتی ہے جو کردار کی فطرت، شعور، شخصیت اور رتبہ کے موافق ہو، یہاں تک کہ اس کا لب ولہجہ اور زبان بھی ان خصوصیات کی حامل

ہو، کسی گنوار اوران پڑھ شخص کے منھ سے ایک عالم فاضل کی سی باتیں کہلوانا یا کسی اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص کے منھ سے رکیک خیالات کا اظہار کرانا مکالمہ نگاری سے ناواقفیت کا ثبوت دینا ہوتا ہے، مکالموں کے ذریعہ قصے کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔

جذبات نگاری :

ناول کی کامیابی کا انحصار کرداروں کے جذبات کی کامیاب عکاسی پر ہوتا ہے۔ جذبات نگاری کرتے ہوئے ناول نگار کو نفسیات انسانی اور فطرت شناسی کا خیال رکھنا ضروری ہے، اور موقع ومحل کے لحاظ سے احساسات اور جذبات کی عکاسی کرنی چاہیئے۔

منظر نگاری :

ناول میں منظر نگاری کا اہم رول ہوتا ہے، واقعات کے محل وقوع اور کسی منظر یا سماں کی عکاسی میں ایسی کیفیت کا ہونا ضروری ہے کہ سارا نقشہ پڑھنے والے کی نظروں کے سامنے گھوم جائے، کسی باغ کی تصویر کھینچنا یا کسی ڈرائنگ روم کی سجاوٹ کو یا کسی اور منظر کو تمام تفصیلات کے ساتھ بیان کرنا یا کسی طوفان زدہ مقام کی تباہ حالی کا جیتا جاگتا نقشہ پیش کرنا دراصل منظر نگاری کے تقاضوں سے واقف ہونے کا ثبوت ہے۔کامیاب منظر نگاری ناول میں جان ڈال دیتی ہے

جزئیات نگاری :

کسی منظر یا چیز کی تمام تفصیلات کے بیان کو جزئیات نگاری کہا جاتا ہے۔ناول کے پیرائے میں بھی کسی قسم کی تفصیلات کو پیش کر نے کی پوری گنجائش ہوتی ہے۔تمام کامیاب ناول نگار اس وصف سے بخوبی فائدہ اٹھاتے ہیں اور واقعات کے تاثر کو گہرا کرنے کے لئے ان کی تمام تفصیلات کو یا مناظر کے ہر ہر پہلو کو تسلی بخش حد تک بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

نقطۂ نظر :

جسم میں خون کی طرح فن کار کے قلم سے نکلی ہوئی ایک ایک سطر میں اُس کا نقطۂ نظر جاری وساری رہتا ہے، ہر انسان اور خاص طور سے فن کار کائنات کو اپنے زاویۂ نگاہ سے دیکھتا ہے اور ہر معاملے میں اپنی ایک رائے رکھتا ہے۔جب وہ کسی موضوع پر قلم اٹھاتا ہے تو گو یا اس پر اپنا نقطۂ نظر واضح کرتا ہے۔اپنے اسی مقصد کی پیش کش کے لئے فن کار کو فنی اور جمالیاتی اور فکری قدروں کے پُل صراط سے گزرنا ہوتا ہے،ناول نگار کا نقطۂ نظر پلاٹ کی نچلی سطح میں کارفرما ہوتا ہے جسے وہ نہایت احتیاط اور خوش اسلوبی کے ساتھ ناول کی مجموعی مسافت میں ضم کر کے سامنے لاتا ہے،خورشید الاسلام نے ناول کی قدر و قیمت کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے موضوع کو دریافت کرنا ضروری بتایا ہے۔

لہذا ایک کامیاب ناول میں موضوع کی بنیادی اہمیت ہے۔ یہی موضوع یا معنویت ناول نگار کا نقطۂ نظر ہوتا ہے۔ یہ نقطۂ نظر یا نصب العین تبلیغ یا نصیحت کی شکل میں سامنے نہیں آتا بلکہ بڑے دھیمے اور غیر محسوس انداز میں پورے پلاٹ کے منظر میں سرایت کیے ہوئے ہوتا ہے۔ یہی نقطۂ نظر واضح اور پروپگنڈائی شکل میں آجائے تو ناول کا سارا حسن خاک میں مل جاتا ہے۔

اسلوب بیان :

اسلوب یا طرز بیان ناول کا ایک اہم جز و ہے کیونکہ قصہّ جتنا بھی دلچسپ ہو اسے پیش کرنے کا انداز بہتر نہیں تو وہ کبھی پڑھنے والوں کو متاثر نہیں کر سکتا۔ ناول میں زبان کا استعمال میکانکی نہیں ہوتا۔ اسے ایک مخصوص اسلوب، موضوع اور کرداروں کی مطابقت کے ساتھ استعمال کرنا ہوتا ہے، اسلوب ایک معیار ہے جس پر مختلف فن کاروں کے درمیان امتیاز کیا جاسکتا ہے ناول کے انداز بیان میں تکلفی اور ایک فطری بہاؤ کا پایا جانا ضروری ہے۔ جس فن کار کی شخصیت اس سے محروم ہوگی وہ اچھا ناول نہیں لکھ سکتا فکشن کے زیادہ تر ناقدین کا خیال ہے کہ ناول کی زبان میں زیادہ بناؤ سنگھار نہیں ہونا چاہیے، ورنہ قاری کی توجہ اصل موضوع سے بھٹک کر زبان کی آرائش میں الجھ جائے گی۔ موقع ومحل کے اعتبار سے کبھی نرم وشگفتہ، کبھی طنزیہ، کبھی سخت وتلخ، کبھی بیانیہ اور کبھی ڈرامائی اسلوب اختیار کرنا ہوتا ہے۔ زبان و بیان پر قدرت رکھنے والے ناول نگار قاری کی دلچسپی کو مکمل طور پر اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔